© rasailojaraid.com

ادبیات

خوددار بھکارن

از

(جناب بسمل شاہجہاں پوری)

غصہ تھا آفتاب کا حد سے بڑھا ہوا — گرمی سے کائنات کا پارا چڑھا ہوا
اڑتے ہوئے غبار سے ہر چیز خاک تھی — چھاتی زمیں کی تابشِ پیہم سے چاک تھی
سبزہ تھا یا زمیں میں کانٹے گڑے ہوئے — پانی پہ بلبلے تھے کہ چھالے پڑے ہوئے
بادِ سموم تھی کہ جہنم کی سانس تھی — سورج کی ہر کرن دلِ ہستی میں پھانس تھی
کتے تلاشِ سایہ میں ہر سو رواں دواں — پھولی ہوئی تھی سانس تو نکلی ہوئی زباں
دستِ تپش میں اسپِ زمانہ کی باگ تھی — ہر ذرہ کے جگر میں جہنم کی آگ تھی
تپتا ہوا فلک تو سلگتی ہوئی زمیں — ہر کنکری پہ ہوتا تھا چنگاری کا یقیں
پھولوں کے دل میں کانٹوں کے نیزے گڑے ہوئے — ہر شاخِ سرنگوں میں پرندے چھپے ہوئے
تھا آفتاب سر پہ تو سایہ تھا پاؤں پہ — بالکل یقین تھا سیہ بختی کا چھاؤں پر
اک بارشِ شرارہ دلِ کائنات پر — کانٹے پڑے ہوئے تھے زبانِ حیات پر
یہ وقت اور ایک ضعیفہ خستہ حال — آنکھیں اداس چہرہ مکدر نظر نڈھال
پیروں پہ تھا ورم رخِ انور پہ گرد تھی — آئینۂ زمانہ میں تصویرِ درد تھی
روٹھا ہوا سکون مسرت خفا سی تھی — ہونٹوں پہ پاؤں پڑتی ہوئی التجا سی تھی
لب خشک "آنکھ تر" تو دل آشفتہ حال تھا — ہر چہرۂ نگاہ پہ رنگِ سوال تھا

© rasailojaraid.com